مَن یُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ النساء ٨٠

8
الله رسول محمد
سلسلة خدمة الحديث النبوي

مُسند اسحٰق بن راھویہ

تالیف

امام الائمۃ ابو یعقوب اسحٰق بن ابراہیم بن راھویہ رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۲۳۸ھ

ترجمہ

ابو انس محمد سرور گوہر

تخریج وفوائد

حافظ عبدالشکور ترمذی حافظ محمد فہد

نظرثانی

پروفیسر عدیل الرحمٰن

تقدیم

شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ



انصار السنّہ پبلیکیشنز۔ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ النساء ۸۰

سلسلة خدمة الحديث النبوي 9

مُسند اسحٰق بن راہویہ

تالیف

امام الائمۃ ابو یعقوب اسحٰق بن ابراہیم بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۲۳۸ھ

ترجمہ

ابو انس محمد سرور گوہر

تخریج و فوائد

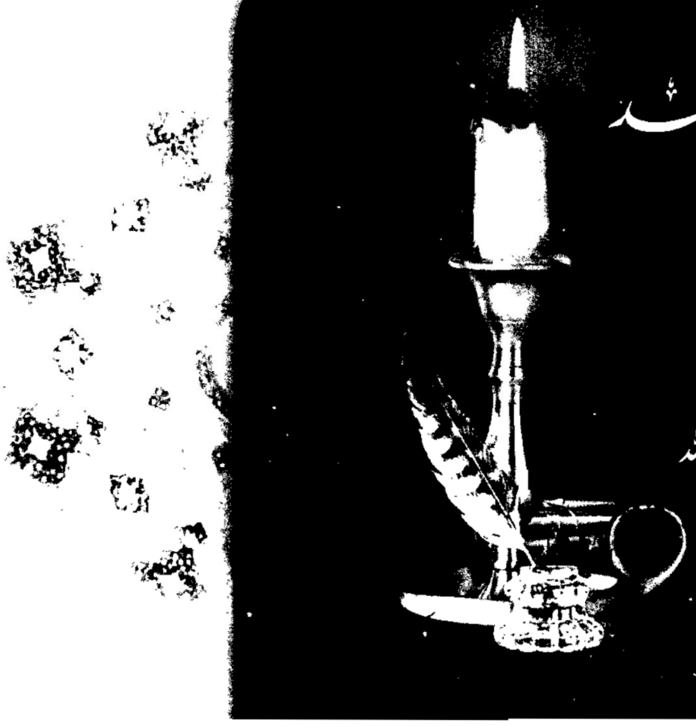
حافظ عبدالشکور ترمذی حافظ محمد فہد

نظر ثانی

پروفیسر عدیل الرحمن

تقدیم

شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ



انصار السنہ
پبلیکیشنز لاہور

اسلامی اکادمی ۱۷-الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور
042-37357587

مُسند اسحٰق بن راہویہ

تالیف امام الائمۃ ابو یعقوب اسحٰق بن ابراہیم بن راہویہ متوفی ۲۳۸ھ
ترجمہ ابو انس محمد سرور گوہر نظرثانی پروفیسر عدیل الرحمٰن
تخریج و فوائد حافظ عبدالشکور ترمذی حافظ محمد فہد
تقدیم شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

اہتمام: محمد رمضان محمدی محمد سلیم جلالی
ناشر: ابو مومن منصور احمد

اسلامی اکادمی ۱۷-الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور 042-37357587

Dar-us-Salam
486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E-Mail: darussalamny@hotmail.com
Web Site: www.darussalamny.com

وَلَا طِيَرَةَ وَأُحِبُّ الْفَأْلَ الصَّالِحَ . ①

آپ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی بیماری متعدی ہے نہ بدفالی کی کوئی حیثیت ہے، میں نیک شگون لینا پسند کرتا ہوں۔''

فوائد :...... مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا اچھا فال جائز ہے۔ صحیح بخاری میں ہے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: ((لَا طِيَرَةَ وَخَيْرُهَا الْفَالُ .))...... ''بدشگونی کی کوئی اصل نہیں اور اس میں بہتر فال نیک ہے۔'' لوگوں نے پوچھا کہ نیک فال کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((اَلْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا اَحَدُكُمْ .)) (بخاری، رقم : ۵۷۵۵)...... ''کلمہ صالحہ (نیک بات) جو تم میں سے کوئی سنے۔''

ایک روایت میں ہے آپ ﷺ نے نیک فال کو ''اَلْكَلِمَةُ الْحَسَنَةُ'' فرمایا، جس پر امام کرمانی رحمہ اللہ نے لکھا ہے، اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے نیک فال کی محبت فطرت میں رکھ دی ہے۔ جیسا کہ خوش کن منظر اور صاف پانی کو دیکھنے سے راحت محسوس ہوتی ہے۔ اگرچہ اس پانی کو استعمال نہ کیا ہو۔ (عون المعبود)

صلح حدیبیہ کے موقع پر جب سہیل بن عمرو آیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((قَدْ سَهَّلَ اللّٰهُ اَمْرَكُمْ))؛ (بخاری، رقم : ۲۷۳۱۔ ۲۷۳۲۔ مسند احمد: ۴/ ۳۲۸) ''اللہ نے تمہارا معاملہ آسان کر دیا ہے۔''

[۶۴/۴۸۴]...... وَبِهٰذَا، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سُئِلَ: أَيُّ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ ؟ قَالَ: مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ . ②

اسی سند سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: کون سا اسلام افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔''

فوائد :...... مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ کامل مسلمان وہ ہے جس سے دوسروں کو کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچے۔ ایک دوسری روایت میں ہے سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً مروی ہے، سوال کیا گیا:

((اَيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَفْضَلُ اِسْلَامًا؟ قَالَ: اَفْضَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِسْلَامًا مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ)) (سلسلة صحيحه، رقم : ۱۴۹۱)

اسلام کے لحاظ سے کون سے مومن افضل ہیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ''اسلام کے لحاظ سے افضل مومن وہ ہیں جن کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہتے ہیں۔''

---

① مسلم، كتاب السلام، باب الطيرة والفال ويكون فيه من الشوم، رقم: ۲۲۲۳۔ سنن ابوداود، رقم: ۳۹۱۶۔ سنن ابن ماجه، رقم: ۳۵۳۷۔ مسند احمد: ۲/ ۵۰۷.

② بخاري، كتاب الايمان، باب اى الاسلام افضل، رقم: ۱۱۔ مسلم، كتاب الايمان، باب بيان تفاضل الاسلام واى اموره افضل، رقم: ۴۱۔ سنن ابوداود، رقم: ۲۴۸۱۔ سنن ترمذى، رقم: ۲۶۲۷۔ سنن نسائى، رقم: ۴۹۹۹۔ مسند احمد: ۲/ ۱۶۳.

ایک مسلمان مومن کو چاہیے کہ اپنی زبان سے کسی کو اذیت نہ پہنچائے یعنی کسی کی غیبت نہ کرے، نہ کسی کو گالی دے۔ اور نہ ہاتھ کے ساتھ کسی کو اذیت پہنچائے۔ یعنی ظاہری و باطنی کسی قسم کی بھی اذیت نہ پہنچائے۔

[٤٨٦/٦٥]...... وَبِهَذَا......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلَانِ فَعَيَّرَ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ بِأُمِّهِ، فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا الرَّجُلَ، فَقَالَ: أَعَيَّرْتَهُ بِأُمِّهِ ؟ فَأَعَادَ ذَلِكَ مِرَارًا، فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِمَا قُلْتُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ارْفَعْ رَأْسَكَ فَانْظُرْ إِلَى الْمَلَإِ، فَنَظَرَ إِلَى مَنْ حَوْلَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا أَنْتَ بِأَفْضَلَ مِنْ أَحْمَرَ وَأَسْوَدَ مِنْهُمْ إِلَّا مَنْ كَانَ لَهُ فَضْلٌ فِي الدِّينِ. ①

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: دو آدمی گالی دے رہے تھے ان میں سے ایک دوسرے کو اس کی ماں کے حوالے سے عار دلائی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک بات پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی کو بلوایا، اور فرمایا: ''کیا تم نے اسے اس کی ماں سے متعلق عار دلائی ہے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بار بار دہرائی، تو اس آدمی نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں نے جو کہا ہے اس بابت اللہ سے استغفار کرتا ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنا سر اٹھاؤ! اور اس جماعت کی طرف دیکھو۔'' اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آس پاس حضرات کی طرف دیکھا تو آپ نے فرمایا: ''تم ان میں سے کسی سرخ و سیاہ سے افضل نہیں ہو، فضیلت صرف اسے ہی حاصل ہے جو دین میں افضل ہو۔''

فوائد:...... مذکورہ روایت ضعیف ہے۔ تاہم بخاری و مسلم میں اس کے ہم معنی روایت آتی ہے۔ جناب معرور بن سوید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو دیکھا ان کے بدن پر بھی ایک جوڑا تھا اور ان کے غلام کے بدن پر بھی اسی قسم کا ایک جوڑا تھا، ہم نے اس کا سبب پوچھا تو انہوں نے بتلایا: ایک دفعہ میری ایک صاحب سے کچھ گالی گلوچ ہوگئی تھی، انہوں نے نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم سے میری شکایت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا: ''کیا تم نے انہیں ان کی ماں کی طرف سے عار دلائی ہے؟'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارے غلام بھی تمہارے بھائی ہیں، اگرچہ اللہ تعالیٰ نے انہیں تمہاری ماتحتی میں دے رکھا ہے، اس لیے جس کا بھی کوئی بھائی اس کے قبضہ میں ہو، اسے وہی کھلائے جو وہ خود کھاتا ہے، اور وہی پہنائے جو وہ خود پہنتا ہے، اور ان پر ان کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالے، لیکن اگر ان کی طاقت سے زیادہ بوجھ ڈالو تو پھر ان کی خود بھی مدد کیا کرو۔'' (بخاری، كتاب العتق، رقم : ٢٥٤٥)

① اسنادهُ ضعيفٌ، رواة البخاري، رقم : ٣٠۔ ومسلم، ١٦٦١۔ من حديث ابى ذر بمعناة واحمد ٥/ ١١۔ من حديث رجل من اصحاب النبى صلی اللہ علیہ وسلم بمعناة.